بسم اللہ الرحمن الرحیم

# کتاب المسائل

(جلدِ اول)

## طہارت، نماز

[نظر ثانی واضافہ شدہ اشاعت]

مرتب:
مفتی محمد سلمان منصور پوری
جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

ناشر
المرکز العلمی للنشر والتحقیق مرادآباد

تقسیم کار:
فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ

نام کتاب: کتاب المسائل (۱)

مرتب: مفتی محمد سلمان منصور پوری

کتابت وتزئین: محمد اسجد قاسمی مظفر نگری

صفحات: ۵۹۰

قیمت: ۳۰۰/روپیہ

اشاعتِ اول: جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ مطابق مئی ۲۰۰۸ء

نظرِ ثانی: جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ مطابق مئی ۲۰۱۳ء

ناشر: المرکز العلمی للنشر والتحقیق لال باغ مرادآباد

09412635154 - 09058602750

تقسیم کار: فرید بک ڈپو (پرائیویٹ لمٹیڈ) دہلی

011-23289786 - 23289159

# نماز کے فرائض

# نماز کے فرائض

## فرائضِ نماز

نماز کے فرائض چھ ہیں: (۱) تحریمہ: کلماتِ ذکر (جیسے اللہ اکبر) سے نماز شروع کرنا (۲) قیام: فرض، واجب اور نذر کی نمازوں میں کھڑا ہونا (۳) قرأت: یعنی فرض نماز کی دو رکعتوں اور سنن، نوافل اور وتر کی ہر رکعت میں قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھنا (۴) رکوع کرنا (۵) سجدہ کرنا (۶) تشہد پڑھنے کے بقدر قعدۂ اخیرہ میں بیٹھنا۔ **فرائض الصلوٰة ستة : التحريمة والقيام والقراءة والركوع والسجود والقعدة فى اخر الصلوٰة مقدار التشهد.** (هداية ۹۸/۱، الجوهرة النيرة ۶۹/۱، تاتارخانية قديم ۴۳۶/۱، زكريا ۴۷/۲ رقم: ۱۶۸۸)

علاوہ ازیں بعض ائمہ کے نزدیک نماز کے افعال میں تعدیل (اطمینان) اور اپنے ارادہ سے نماز سے نکلنا بھی فرائض میں شامل ہے۔ (حلبی کبیر ۲۵۷)

## ان پڑھ اور گونگا کیسے نماز شروع کرے؟

اگر کوئی شخص بالکل ان پڑھ اور جاہل ہو کہ الفاظِ تحریمہ جانتا ہی نہ ہو، یا گونگا ہو کہ حروف اس کی زبان سے نکل ہی نہ سکیں تو ایسے معذور افراد کے لئے زبان سے تحریمہ کے الفاظ ادا کرنا لازم نہیں؛ بلکہ صرف تحریمہ کی نیت ہی سے ان کی نماز شروع ہو جائے گی۔ **أما الأمي والأخرس لو افتتحا بالنية جاز لأنهما أتيا بأقصى ما في وسعهما.** (شامي بيروت ۱۱۳/۲، زكريا ۱۲۸/۲، البحر الرائق ۲۹۱/۱)

## ''اللہ اکبار'' کہنا مفسد صلوٰۃ ہے

اگر دورانِ نماز تکبیر کہتے وقت ''اللہ اکبر'' کے بجائے ''اللہ اکبار'' کے الفاظ نکالے تو اصح قول کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی، اور ایسے الفاظ اگر شروع میں نکالے تو نماز شروع ہی نہ ہوگی۔ وإن

قال اللّٰـه أكبـار بإدخـال ألف بيـن الباء والراء، لايصير شارعاً وإن قال ذٰلک في خلال الصلاة تفسد صلاته، قيل: لأنه إسم من أسماء الشيطان وقيل لأنه جمع كبر بـالتـحـريک وهـو الـطبل وقيل يصير شارعاً ولا تفسد صلاته لأنه اشباع والأول أصح. (حلبی کبیر ۲۵۹–۲٦۰، شامی زکریا ۱۷۹/۲، الجوهرة النيرة ۷۳/۱، مجمع الانهر ۹۱/۱)

## ''آللہ اکبر'' یا ''اللہ آکبر'' کہنے کا حکم

اگر کسی شخص نے ناواقفیت میں یا جان بوجھ کر ''اللہ اکبر'' کے بجائے اللہ کے الف کو کھینچ کر ''آللہ اکبر'' کہا تو نہ صرف یہ کہ نماز فاسد ہوجائے گی؛ بلکہ جان بوجھ کر کہنے کی صورت میں اس شخص کے کافر ہونے کا اندیشہ ہے، یہی حکم اکبر کے ہمزہ کو کھینچ کر ''اللہ آکبر'' کہنے کا ہے۔ (بہت سے امام اور مکبرین ومؤذنین اس کا خیال نہیں کرتے، اور اپنی اور مقتدیوں کی نمازیں خراب کرتے ہیں انہیں اللہ سے ڈرنا چاہئے)۔ ولـو أدخـل الـمـد فـي ألف لفظة اللّٰه أكبر كما يدخل في قوله تعالىٰ اللّٰه آذن لكم، وشبه تفسد صلاته إن حصل في أثنائها عند أكثر المشائخ ولا يـصيـر شـارعـاً بـه فـي ابتدائها ويكفر لو تعمده لأنه استفهام ومقتضاه الشک في كبـريـائه تعالىٰ ......الخ، وعلى هٰذا لو مد همزة أكبر الأصح أنها تفسد أيضاً. (حلبی کبیر/۲٦۰، شامي زكريا ۱۷۹/۲، تاتارخانية قديم ٤۳۹/۱، زكريا ۵۱/۲ رقم: ۱٦۹۸، هندية ٦۸/۱)

## اگر امام سے پہلے مقتدی کی تکبیر ختم ہوگئی

اگر مقتدی نے تکبیر تحریمہ اتنی جلدی کہہ لی کہ امام کی ''اللہ اکبر'' کا کوئی جزء باقی تھا تو مقتدی کی نماز شروع نہیں ہوئی، ازسرنو تکبیر کہہ کر نماز میں شامل ہو، اس لئے کہ امام کے نماز میں داخل ہونے سے قبل مقتدی کا کوئی عمل معتبر نہیں ہے۔ إنـمـا يـصيـر شارعاً بالكل أي بمجموع اللّٰـه أكبـر لا بقوله اللّٰه فقط، فيقع الكل فرضاً وإذا كان كذٰلک يكون قد أوقع فرض التكبير قبل الإمام وكل فرض أوقعه قبل الإمام فهو غير معتبر ولا معتد به،

**فکان کأنه لم یکبر فلا یصح شروعه.** (حلبی کبیر ٢٦٠، شامی زکریا ۱۷۸/۲، تاتارخانیة قدیم ٤٤١/١، زکریا ٥٣/٢ رقم: ١٧١٠)

## آدھی تکبیر قیام میں اور آدھی رکوع کی حالت میں کہی

اگر مقتدی اس حال میں جماعت میں پہنچا کہ امام رکوع میں جا چکا تھا، مقتدی نے جلد بازی میں اس طرح تکبیر کہی کہ لفظ ''اللہ'' تو کھڑے ہونے کی حالت میں ادا کیا اور لفظ ''اکبر'' اس کی زبان سے اس وقت نکلا جب کہ وہ رکوع کی حالت میں پہنچ چکا تھا تو اس مقتدی کی نماز شروع نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ پوری تکبیر تحریمہ کا کھڑے ہونے کی حالت میں کہنا فرض ہے۔ **لو أدرک الإمام راکعاً فقال اللّٰہ فی حال القیام ولم یفرغ من قوله أکبر إلا وهو فی الرکوع لا یصح شروعه لأن الشرط وقوع التحریمة فی محض القیام.** (حلبی کبیر ٢٦٠، شامی زکریا ۱۷۸/۲، تاتارخانیة قدیم ١٤١/١، زکریا ٥٣/٢ رقم: ١٧١٢، عالمگیری ٦٩/١، حلبی کبیر ٢٦٠)

## بلا عذر بیٹھ کر نماز فرض جائز نہیں

جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر ہو اس کے لئے فرض یا واجب نماز بیٹھ کر پڑھنی کسی حال میں جائز نہیں ہے۔ (بعض لوگ ٹرین کے سفر میں بلا عذر سیٹ پر بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لیتے ہیں ان کی نماز درست نہیں ہوتی) **ولو صلی الفریضة قاعداً مع القدرة علی القیام لا تجوز صلاته.** (حلبی کبیر ٢٦١) البتہ نفل نماز بیٹھ کر بلا عذر بھی درست ہے گو کہ ثواب کم ملتا ہے۔ **ویجوز التطوع قاعداً بغیر عذر.** (حلبی کبیر ٢٧٠)

## ایک پیر پر وزن ڈال کر نماز پڑھنا

قیام کی حالت میں بلا عذر صرف ایک پیر پر وزن ڈال کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ **ویکره علی إحدی الرجلین لعذرٍ.** (طحطاوی ١٢٢، عالمگیری ٦٩/١، شامی زکریا ١٣١/٢، الجوهرة النیرة ٦٩/١)

## کُبڑے شخص کا قیام

جس شخص کی کمر بڑھاپے یا مرض کی وجہ سے رکوع تک جھک گئی ہو اس کے لئے اپنی حالت

پر قائم رہنا ہی قیام کے حکم میں ہے، پس ایسا شخص جب رکوع کا ارادہ کرے تو اپنے سر کو نیچے جھکا لے اس کا رکوع صحیح ہو جائے گا۔ **والأحدب إذا بلغت حدوبته إلى الركوع يشير برأسه للركوع لأنه عاجز عما هو أعلى ولا تجزيه حدوبته عن الركوع لأنه كالقائم.**

(طحطاوی ۱۲۵، عالمگیری ۷۰/۱)

## نفل نماز بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا

نفل نماز کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے؛ البتہ بیٹھ کر بلا عذر پڑھنے کی صورت میں کھڑے ہونے کے مقابلہ میں نصف ثواب ملے گا۔ **من صلى قائماً فهو أفضل ومن صلى قاعداً فله نصف أجر القائم ومن صلىٰ نائماً فله نصف أجر القاعد.** (حلبی کبیر ۲۷۰)

البتہ سنن مؤکدہ بالخصوص فجر کی سنت بلا عذر بیٹھ کر نہ پڑھی جائیں۔ **يستثنى منه الفجر فإنها لاتصح قاعداً بلاعذر.** (حلبی کبیر ۲۷۰)

## سواری پر نفل نماز

نفل نماز سواری (اونٹ گھوڑا وغیرہ) پر اشارہ سے پڑھنا درست ہے، خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہو۔ **وتجوز صلاة التطوع على الدابة إيماءً.** (حلبی کبیر ۲۷۲، بدائع ۲۹۰/۱)

## سواری پر فرض نماز

ایسی سواری جس پر رکوع سجدہ نہ ہو سکتا ہو (جیسے گھوڑا، موٹر سائیکل، کار وغیرہ) پر بلا عذر فرض نماز جائز نہیں ہے، ہاں اگر کوئی شدید عذر پیش آجائے مثلاً سواری سے نیچے اترنے میں درندے، دشمن، یا مرض کا خطرہ ہو یا زمین پر کیچڑ ہی کیچڑ ہو اور نماز پڑھنے کے لئے کوئی پاک سوکھی جگہ میسر نہ ہو تو ایسی صورتوں میں فرض نماز بھی کھڑی ہوئی سواری پر اشارہ سے پڑھی جا سکتی ہے؛ لیکن قبلہ رخ ہونے کا حتی الامکان اہتمام کرنا لازم ہوگا۔ **أما الفرائض أي صلاة الفرائض على الدابة فتجوز أيضاً لكن بالأعذار التي ذكرنا في فصل التيمم من خوف**

السبع أو العدو أو المرض أو الطين فإذا خاف على نفسه أو دابته من سبعٍ أو لصٍّ أو كان في طين يغيب الوجه فيه و لا يجد مكاناً جافاً أو كان مريضاً يحصل له بالنزول والركوب زيادة مرض أو بطؤ برءٍ جاز له الإيماء بالفرض على الدابة واقفةً مستقبل القبلة إن أمكنه ذٰلک وإلا فبقدر الإمكان. (حلبی کبیر ۲۷۳، شامی زکریا ۴۸۶/۲، عالمگیری ۱۴۳/۱، الجوهرة النيرة ۱۰۷/۱)

## بس کا مسافر کیا کرے؟

اگر کوئی شخص بس میں سفر کر رہا ہو، اسی درمیان نماز کا وقت آجائے اور بس رکنے کا نام نہ لے، وضو اور تیمم کی بھی کوئی شکل نہ ہو، اور قبلہ کی طرف رخ بھی نہ کر سکے، تو ایسے شخص کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ وقت ختم ہونے سے پہلے سیٹ پر بیٹھے بیٹھے اشارہ سے نمازیوں کی مشابہت اختیار کر لے اور پھر بعد میں موقع ملنے پر اس نماز کی قضا کرے۔ وقالا: يتشبه بالمصلين وجوباً فيركع ويسجد إن مكاناً يابساً وإلا يؤمى قائماً ثم يعيد كالصوم به يفتىٰ. (درمختار زکریا ۴۲۳/۱)

## اگر تکیہ لگا کر کھڑا ہونے پر قادر ہو تو کیا کرے؟

اگر چھتری یا دیوار وغیرہ پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہو تو ایسے شخص پر بھی کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھنا لازم ہوگا، بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ولو قدر عليه متكئاً على عصاً أو خادمٍ قال الحلواني: الصحيح أنه يلزمه القيام متكئاً. (حلبی کبیر ۲۶۱-۲۶۲، عالمگیری ۱۳۶/۱، شامی زکریا ۵۶۷/۲)

## دورانِ نماز ٹیک لگانا

اگر نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کی تھی پھر تھکاوٹ کی وجہ سے ٹیک لگالی تو کوئی حرج نہیں؛ لیکن بلاعذر خواہ مخواہ ٹیک لگا کر نماز پڑھی تو یہ بے ادبی کی بنا پر مکروہ ہے۔ وإن افتتح التطوع قائماً ثم أعيى أي كل و تعب فلا بأس له أن يتوكأ أي يعتمد على عصاً أو على

حائطٍ أو نحو ذٰلک أو يقعد لأنه عذر فيجوز ولا يكره اتفاقاً أما لو اتكأ بغير عذر فإنه يكره اتفاقاً لما فيه من إساءة الأدب . (حلبی کبیر ۲۷۱، شامی زکریا ۵۷۲/۲)

## نفل نماز کچھ کھڑے ہوکر اور کچھ بیٹھ کر پڑھنا

کوئی شخص نفل نماز کھڑے ہوکر شروع کرے اور بعد میں بیٹھ جائے، یا بیٹھ کر شروع کرے پھر کھڑے ہوکر پڑھنے لگے، تو اس طرح بھی نماز درست ہے؛ لیکن جب کھڑے ہوکر شروع کرے تو بہتر ہے کہ بلا عذر نہ بیٹھے۔ أما القعود بغير عذرٍ بعد الافتتاح قائماً فيجوز عند أبي حنيفةؒ الخ، وأما لو افتتحها قاعداً ثم قام في أول ركعةٍ أو فيما بعدها وأتمّها قائماً فلا خلاف في جوازه لما صحَّ عنه عليه السلام أنه كان يفتتح التطوع قاعداً فيقرأ ورده حتى إذا بقي عشر آيات ونحوها قام الخ. (حلبی کبیر ۲۷۱، تاتارخانية قديم ۶۳۳/۱، زكريا ۲۸۹/۲ رقم: ۲۴۴۶، الجوهرة ۱۰۶/۱)

## نماز میں کتنی مقدار قرأت فرض ہے؟

ایک رکعت میں کم از کم ایک آیتِ قرآن کریم پڑھنا فرض ہے۔ (اور کم از کم تین چھوٹی سے چھوٹی آیتوں یا اس کے بقدر کا سورۂ فاتحہ کے ساتھ ملاکر پڑھنا واجب ہے) فالفرض قراءةُ آيةٍ واحدةٍ في كل ركعةٍ فرضت فيها القرأة. (حلبی کبیر ۲۷۸، شامی زکریا ۱۳۳/۲، تاتارخانية قديم ۴۴۵/۱، زكريا ۵۸/۲ رقم: ۱۷۳۰، فتح القدير ۳۳۱/۱)

## نماز کی کن کن رکعات میں قرأت فرض ہے؟

تمام سنن ونوافل اور وتر کی ہر رکعت میں قرأت فرض ہے جب کہ دو رکعت سے زائد والی فرض نمازوں میں لاعلی التعیین صرف دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ (اور ہر فرض میں ابتدائی دو رکعتوں میں قرأت کی تعیین واجب ہے۔) وهي فرضٌ عمليٌّ في جميع ركعات النفل والوتر وفي ركعتين من الفرض. (شامی زکریا مبحث القرأة ۱۳۳/۲، طحطاوی علی المراقی

٢٦٦، تاتارخانية قديم ١/٤٤٥، زكريا ٢/٥٦ رقم: ١٧٢٤)

## جو شخص قرآن پڑھا ہوا نہ ہو وہ نماز کیسے پڑھے؟

جو شخص قرآن پڑھا ہوا نہ ہو اس پر قرآن سیکھنا اور سورۂ فاتحہ اور دیگر سورتیں یاد کرنا لازم ہے ورنہ وہ کوتاہی پر گنہ گار ہوگا، اور جب تک نہ سیکھ سکے تو نماز اس طرح پڑھے کہ نیت باندھ کر نماز کا تصور کر کے کھڑا رہے اور قرأت کرنے کے بقدر کھڑے رہنے کے بعد رکوع سجدہ وغیرہ کرے۔ **أما الأمي والأخرس لو افتتحا بالنية جاز لأنهما أتيا بأقصى ما في وسعهما.** (شامی زکریا ۲/۱۲۸، البحر الرائق ۲/۲۹۱)

## گونگا شخص نماز کیسے پڑھے؟

گونگا شخص خاموش رہ کر پوری نماز ادا کرے گا اور اس کی نماز اسی طرح درست ہو جائے گی۔ **إن العاجز عن النطق لا يلزمه تحريك لسانه للتكبير أو القراءة في الصحيح.** (شامی زکریا ۲/۹۱، البحر الرائق ۲/۲۹۱)

## نماز کے دوران دیکھ کر ناظرہ قرآن پڑھنا

تراویح یا دیگر نمازوں میں اگر نمازی قرآن کو دیکھ کر قرأت کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ **وإن قرأ المصلي القرآن من المصحف أو من المحراب تفسد صلاتهٗ عند أبي حنيفةؒ.** (حلبی کبیر ٤٤٧، هداية ١/١٣٧، عناية ١/٤٠٢، شامی زکریا ٢/٢٨٣)

## فرض رکوع کی حد

کامل رکوع یہ ہے کہ آدمی اتنا جھکے کہ اس کا سر آدھے بدن کی سیدھ میں آجائے اب اگر کوئی شخص رکوع میں اس سے کم جھکا تو دیکھا جائے گا کہ وہ جھکنے میں قیام سے زیادہ قریب ہے یا کامل رکوع کی حالت سے زیادہ قریب ہے، اگر رکوع کی حالت کے قریب ہوگا تو اس کا رکوع درست

ہوجائے گا، اور اگر قیام کی حالت کے قریب ہوگا تو رکوع معتبر نہ ہوگا۔ وإن طأطأ رأسه قليلاً ولم يعتدل إن كان إلى الركوع أقرب جاز، وأن كان إلى القيام أقرب لايجوز.

(حلبی کبیر ۲۸۰، شامی زکریا ۱۳٤/۲)

**تنبیہ:** بہت سے لوگ جلدبازی میں ناقص رکوع کرتے ہیں انہیں مسئلہ بالاپیشِ نظر رکھنا چاہئے۔

## سجدہ کی تعریف

درج ذیل سات اعضاء کو زمین یا اس کے حکم کی چیز پر ٹیک دینا شرعاً سجدہ کہلاتا ہے، وہ اعضاء یہ ہیں: (۱) پیشانی اور ناک (۲-۳) دونوں قدم (۴-۵) دونوں ہاتھ (۶-۷) دونوں گھٹنے۔ (ان میں سے پیشانی یا ناک رکھنا بالاتفاق فرض ہے، دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے رکھنا سنت ہے، اور قدم کے بارے میں فرضیت اور وجوب کا اختلاف ہے) **فهو بوضع الجبهة والأنف والقدمين واليدين والركبتين لما في الصحيحين من قوله عليه الصلاة والسلام أمرت أن أسجد على سبعة أعظمٍ: على الجبهة واليدين والركبتين وأطراف القدمين والأنف داخل في الجبهة لأن عظمهما واحد، وهٰذه الصفة المذكورة هي الكمال. وإن وضع جبهته دون أنفه جاز سجوده بالإجماع، ولكن إن كان ذٰلك من غير عذر الخ يكره.** (حلبی کبیر ۲۸۲-۲۸۳، طحطاوی ۲۲۹)

## اگر صرف رخسار یا ٹھوڑی زمین پر رکھی تو سجدہ صحیح نہ ہوگا

اگر کسی شخص نے سجدہ میں پیشانی یا ناک زمین پر ٹیکنے کے بجائے اپنا رخسار زمین پر رکھ دیا یا ٹھوڑی کو ٹیک دیا تو سجدہ درست نہیں ہوا خواہ یہ عمل عذر کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہو۔ **ولو وضع خده في السجود أو ذقنه وهو ملتقى اللحيين من الحنك لايجوز سجوده بالإجماع الخ، ولو كان ذٰلك من عذر مانع.** (حلبی کبیر ۲۸۳، الجوهرة النيرة ۷٤/۱)

## ہتھیلی پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرنا

اگر سجدہ میں پیشانی زمین پر رکھنے کے بجائے زمین پر رکھی ہوئی اپنی ہتھیلی پر ٹیک لی تو بھی سجدہ

درست ہے۔ **ولو وضع كفه بالأرض وسجد عليها يجوز على الصحيح.** (حلبی کبیر ۲۸۵، شامی زکریا ۲/۲۰۷، هندية ۱/۷۰)

## بھیڑ کے وقت اپنی ران پر سجدہ کرنا

اگر مجمع بہت زیادہ ہے اور زمین پر سجدہ کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے، جیسا کہ ریاض الجنۃ (مسجد نبوی علی صاحبہا الصلاۃ یا مسجد حرام میں کبھی کبھی یہ صورت پیش آجاتی ہے) تو نمازی خود اپنی ران پر سر رکھ کر سجدہ کرسکتا ہے؛ البتہ بلا عذر ایسا کرنے سے سجدہ ادا نہ ہوگا۔ **ولو سجد بسبب الازدحام على فخذه جاز.** (حلبی کبیر ۲۸۵، شامی زکریا ۲/۲۰۸)

## نمازی کا دوسرے نمازی کی پیٹھ پر سجدہ کرنا

اگر جماعت میں زبردست مجمع ہو (جیسا کہ حج کے موقع پر حرمین شریفین **زادهما الله شرفاً وعظمةً** میں ہوتا ہے) اور زمین پر سجدہ کرنے کی گنجائش نہ ہو تو پچھلے صف والے نمازیوں کے لئے اپنے سے آگے جماعت میں شریک نمازیوں کی پیٹھ پر سجدہ کرنا جائز ہے۔ **وإن سجد على ظهر رجلٍ وهو أي والحال أن ذلك الرجل المسجود على ظهره في الصلاة يجوز سجوده.** (حلبی کبیر ۲۸۶، البحر الرائق ۱/۳۱۹)

## کھڑے ہونے کی جگہ سے اونچی جگہ سجدہ کرنا

اگر سجدہ میں سر رکھنے کی جگہ قدم رکھنے کی جگہ سے اونچی ہو تو دیکھا جائے گا کہ اونچائی اگر بارہ انگل سے کم ہے تو سجدہ درست ہوجائے گا اور اگر اس سے زیادہ اونچائی ہے تو سجدہ درست نہ ہوگا۔ **فمقدار ارتفاع اللبنتين المنصوبتين نصف ذراع طول اثنتى عشر إصبعاً.**

(حلبی کبیر ۲۸۶، هندية ۱/۷۰، البحر الرائق ۱/۳۲۰)

## قرأت کی شرعی تعریف

فقہاء سے شرعی قرأت کے مفہوم کے متعلق دو اقوال منقول ہیں: (۱) ایک یہ کہ زبان سے

صحیح حروف کی ادائیگی اس طرح ہو کہ آدمی خود اپنے پڑھے ہوئے کو سن سکے (یہ علامہ ہندوانیؒ وعلامہ فضلیؒ کا قول ہے) (۲) دوسری رائے یہ ہے کہ قرأت کے لئے صرف زبان سے تصحیح حروف کافی ہے خود سننا لازم نہیں (یہ علامہ کرخیؒ کا قول ہے) اور اگرچہ دونوں اقوال کی تصحیح کی گئی ہے؛ لیکن زیادہ تر فقہاء کا رجحان پہلے قول کی طرف ہے۔ **القراءة وهو تصحيح الحروف بلسانه بحيث يسمع نفسه. فان صحّح الحروف من غير أن يسمع نفسه لا يكون ذٰلك قراءة في اختيار الهندواني والفضلي الخ وقيل إذا صحّح الحروف يجوز وإن لم يسمع نفسه وهو اختيار الكرخي.** (حلبی کبیر ۲۷۵) **وذكر أن كلًّا من قولي الهندواني والكرخي مصححان وأن ما قاله الهندواني أصح وأرجح لاعتماد أكثر علماءنا عليه.** (شامی زکریا ۲/۲۵۳) **وقال في البدائع: وقول الكرخي أصح.** (طحطاوی ۲۲۵)

## کبڑا شخص کیسے رکوع کرے؟

کبڑا شخص جس کی قدرتی حالت رکوع کی کیفیت تک پہنچ چکی ہو اس کے رکوع کرنے کے لئے بس اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے سر کو مزید کچھ جھکا لے، اسی سر جھکانے سے اس کا رکوع درست ہو جائے گا۔ **رجل أحدب بلغت حدوبته الركوع يخفض رأسه في الركوع تحقيقاً للانتقال من القيام إلى الركوع وليس عليه غير ذٰلك.** (حلبی کبیر ۲۸۰، طحطاوی ۲۲۹، البحر الرائق ۲۲۹، عالمگیری ۱/۷۰)

## مقتدی کا امام سے پہلے رکوع میں چلے جانا

اگر مقتدی امام سے پہلے ہی رکوع میں چلا گیا پھر امام کے رکوع میں جانے سے پہلے ہی رکوع کر کے قیام کی حالت میں آگیا تو اس کا یہ رکوع شرعاً معتبر نہیں ہوا، اسے دوبارہ امام کے ساتھ یا اس کے بعد رکوع کرنا پڑے گا ورنہ نماز درست نہ ہوگی۔ ہاں اگر پہلے رکوع کیا تھا؛ لیکن ابھی وہ رکوع ہی میں تھا کہ امام بھی رکوع میں چلا گیا تو اس صورت میں مقتدی کا رکوع معتبر ہو جائے گا، کیوں کہ اس

کارکوع امام کے ساتھ ہوگیا ہے۔ وإذا ركع المقتدى قبل ركوع الإمام فرفع رأسه قبل أن يركع الإمام لم يجز ذلک الركوع ولم يحسب له الخ. وإن أدركه الإمام أى ركع المقتدى قبل الإمام فأدركه الإمام وهو فى الركوع بعد اجزأه. (حلبی کبیر ۲۸۰)

## رکوع کی حالت میں تکبیر تحریمہ معتبر نہیں

اگر کوئی شخص مسجد میں اس وقت پہنچا جب کہ امام رکوع میں جاچکا تھا، اب اس شخص نے جلد بازی میں رکوع میں یا رکوع کے قریب پہنچ کر تکبیر تحریمہ کہی تو اس کی نماز شروع نہیں ہوئی، اس لئے کہ تکبیر تحریمہ بحالتِ قیام کہنی فرض ہے۔ رکوع کی حالت میں کہی گئی تکبیرِ تحریمہ کا اعتبار نہیں (لہٰذا ایسے شخص کو چاہئے کہ از سرِ نو حالتِ قیام میں تکبیر کہے اور اگر رکعت چھوٹ جائے تو بعد میں اس کی قضا کرے) قال في البرهان: ولو أدرک الإمام راكعاً فحنى ظهره ثم كبر إن كان إلى القيام أقرب صح الشروع الخ، وإن كان إلى الركوع أقرب لا يصح الشروع. (طحطاوی علی المراقی ۱۱۹، شامی زکریا ۲/ ۱۸۰، عالمگیری ۱/ ٦٨)

## بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص رکوع کس طرح کرے؟

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص اگر پیٹھ اور سر قدرے جھکا دے تو اس کا رکوع ادا ہوجائے گا؛ لیکن بہتر یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ اس کا سر گھٹنوں کے سامنے آجائے۔ (تاہم اس میں سرین کا اٹھانا ضروری نہیں) وفی حاشية الفتال عن البرجندى: ولو كان يصلى قاعداً ينبغى أن يحاذى جبهته قدام ركبتيه ليحصل الركوع. قلت: ولعله محمولٌ على تمام الركوع وإلاَّ فقد علمت حصوله بأصل طأطأة الرأس أى مع إنحناء الظهر تأمل.

(شامی زکریا ۲/ ۱۳٤، بدائع الصنائع ۱/ ۲۸٤، خانية ۱/ ۱۷۱)

## صرف پیشانی پر سجدہ

اگر کوئی شخص پیشانی پر سجدہ کرے اور ناک زمین پر نہ رکھے تو بھی اس کا سجدہ ادا ہوجائے گا

(لیکن بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے) وإن وضع جبهته دون أنفه جاز سجوده بالإجماع.

(حلبی کبیر ۲۸۲، بدائع الصنائع ۲/ ۲۸۳)

# صرف ناک پر سجدہ

اگر کوئی شخص سجدہ میں محض ناک زمین پر رکھے اور پیشانی نہ رکھے تو امام صاحب کے نزدیک اس کا سجدہ بکراہت ادا ہو جائے گا، بشرطیکہ ناک کی ہڈی زمین پر ٹکی ہو؛ البتہ اگر صرف ناک کا نرم حصہ زمین سے ملایا تو سجدہ معتبر نہ ہوگا۔ اور صاحبین کے نزدیک اگر بلا عذر صرف ناک پر اکتفاء کیا تو سجدہ ادا نہ ہوگا، اسی پر فتویٰ ہے۔ وإن وضع أنفه دون جبهته فكذلك يجوز سجوده ولكن يكره إن كان بغير عذرٍ. (حلبی کبیر ۲۸۳) إنما يجوز الاقتصار على الأنف إذا سجد على ما صلب منه وأما إذا سجد على ما لان منه وهو الأرنبة فلا يجوز. (عالمگیری ۱/ ۷۰) وقالا لا يجوز الاختصار على الأنف من غير عذر، وهو مذهب أئمة الثلاثة ورواية عن الإمام، وعليه الفتوىٰ. (مجمع الأنهر ۱/ ۹۸)

# سجدہ میں قدم زمین پر رکھنے کی تحقیق

سجدہ کے دوران قدم زمین پر رکھنے کے سلسلہ میں فقہائے احناف کے درمیان اختلاف ہے۔ مذہب کی معتبر کتابوں میں اکثر فقہاء کا قول یہ لکھا گیا ہے کہ سجدہ میں کسی پیر کی کم از کم ایک انگلی کا تلوے کی جانب سے زمین پر رکھنا فرض ہے، لہٰذا اس قول کے اعتبار سے اگر پورے سجدہ میں ایک مرتبہ سبحان ربي الأعلىٰ پڑھنے کے بقدر بھی پیر زمین پر نہ رکھا گیا تو سجدہ صحیح نہ ہوگا، اور اگر پیر کچھ دیر رکھ کر اٹھا دیا تو اگر اٹھا کر فوراً پھر رکھ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوئی اور اگر تین مرتبہ سبحان ربي الأعلىٰ پڑھنے کے بقدر دونوں پیر اٹھائے رکھے تو نماز فاسد ہو جائے گی (فتاوی محمودیہ ۲/ ۲۰۵، اور آپ کے مسائل اور ان کا حل ۲/ ۲۱۶ میں اسی پر فتوی دیا گیا ہے)

اور اس بارے میں دوسری رائے یہ ہے کہ سجدہ میں پاؤں کے کسی حصہ کا زمین پر رکھنا فرض نہیں؛ بلکہ واجب ہے۔ اس رائے کے اعتبار سے اگر پورے سجدہ میں پیر کا کچھ حصہ بھی زمین پر نہ رکھا،

یارکھامگر پھر اٹھادیا تو نماز فاسد نہ ہوگی؛ بلکہ ترک واجب کی وجہ سے سجدۂ سہولازم ہوگا، اور اگر سجدۂ سہو نہ کیا تو نماز واجب الاعادہ رہے گی۔ علامہ شامیؒ نے صاحبِ عنایہ وغیرہ کے حوالہ سے اس قول کو دلائل وقواعد کی رو سے راجح قرار دیا ہے۔ (احسن الفتاوی ۳۹۸/۳ میں اسی رائے پر فتوی دیا گیا ہے)

راقم الحروف کے نزدیک پہلے قول (اکثر مشائخ کی رائے) کے مطابق فتوی دینے میں احتیاط زیادہ ہے۔ واللہ اعلم۔ **وفيه: (أى في شرح الملتقى) يفترض وضع أصابع القدم ولو واحدة نحو القبلة وإلا لم تجز.** (درمختار بيروت ۱۸۰/۲، درمختار زكريا ۲۰۴/۲) **قال الزاهدى: ووضع رؤوس القدمين حالة السجود فرض. وفى مختصر الكرخى: سجد ورفع أصابع رجليه عن الأرض لا تجوز وكذا فى الخلاصة والبزازى الخ.** (شرح المنية حلبى كبير ۲۸۵) **وأما وضع القدمين فقد ذكر القدورى رحمه الله تعالى أنه فريضة فى السجود.** (هدايه مع فتح القدير ۳۰۵/۱) **قال الشامىؒ بحثا: والحاصل أن المشهور فى كتب المذهب اعتماد الفرضية وإلا رجح من حيث الدليل والقواعد عدم الفرضية، ولذا قال فى العناية والدرر أنه الحق، ثم الأوجه حمل عدم الفرضية على الوجوب. والله أعلم.** (شامى بيروت ۱۸۱/۲، شامى زكريا ۲۰۵/۲) **قال العلامة ابن الهمامؒ: وأما افتراض وضع القدم فلأن السجود مع رفعهما بالتلاعب أشبه منه بالتعظيم والاجلال ويكفيه وضع إصبع واحدة، وفى الوجيز: وضع القدمين فرض فإن وضع إحداهما دون الأخرى جاز ويكره.** (فتح القدير ۳۰۵/۱)

## بھس یا پوال پر سجدہ

اگر بھس کا کھلا ہوا ڈھیر ہو یا بڑی مقدار میں پوال پھیلی ہوئی ہے اور اس پر سجدہ کرنے سے سر کسی سطح پر نہیں ٹکتا ہو؛ بلکہ دبانے سے نیچے دبتا رہتا ہو تو اس پر سجدہ کرنا درست نہیں، ہاں اگر انہیں خوب ٹھوک کر گٹھر کی شکل میں بنا دیا جائے کہ ان کی خود اپنی مستقل سطح بن جائے جو دبانے سے نہ دبے تو اس پر سجدہ درست ہو جائے گا۔ **وعلى هذا إذا ألقى الحشيش الرطب أو اليابس فسجد عليه إن لبده حتى لا يتسفل بالتسفيل جاز و إلا فلا، وكذا الحكم إذا**

سجد علی التبن الخ. (حلبی کبیر ۲۸۹، عالمگیری ۱/ ۷۰، البحر الرائق ۱/ ۳۲۰)

## چاول اور مکئی کے ڈھیر پر سجدہ

چاول، باجرہ اور مکئی وغیرہ کے ڈھیر پر سجدہ کرنا درست نہیں؛ اس لئے کہ ان اشیاء کے دانے چکنے ہونے کی بنا پر سر کو قرار حاصل نہیں ہو سکے گا۔ (البتہ اگر ایسی محدود جگہ ہو جس میں غلہ پر چلنا ممکن ہو اور اس پر پیشانی ٹک جائے تو اس پر سجدہ درست ہوگا) ولو سجد علی الأرز أو علی الجاورس وهو نوع من الدخن أو علی الذرة لا یجوز سجوده لأن هذه الحبوب لملاسّتها ولزازتها لایستقر بعضها علی بعض فلا یمکن انتهاء التسفل فیها واستقرار الجبهة علیها. (حلبی کبیر ۲۸۹، عالمگیری ۱/ ۷۰، البحر الرائق ۱/ ۳۲۰)

## غلہ کی بوری پر سجدہ

اگر چاول یا دیگر غلہ جات سے پوری طرح بھری ہوئی بوری پر سجدہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں؛ اس لئے کہ بوری میں محدود ہونے کی بنا پر سر کو قرار حاصل ہو جائے گا۔ أما الأرز ونحوه من الحبوب أو المحلوج شبهه من المنفوش إذا کان شیءٌ منها فی جوالق جاز.

(حلبی کبیر ۲۸۹، عالمگیری ۱/ ۷۰، طحطاوی ۲۳۱)

## فوم کی صف پر سجدہ

آج کل بعض مساجد میں فوم کی صفیں بچھائی جاتی ہیں تو ان میں یہ دیکھا جائے گا کہ پیشانی زمین پر ٹک رہی ہے یا نہیں؟ اگر پیشانی ٹک رہی ہو تو سجدہ ادا ہو جائے گا، اور اگر فوم اتنا دبیز ہو کہ کوشش کے باوجود پیشانی نہ ٹک پاتی ہو تو سجدہ ادا نہ ہوگا۔ ان بعده حتی لا یشغل بالتشغیل جاز وإلا فلا، وکذا الحکم إذا سجد علی التبن. (حلبی کبیر ۲۸۹، عالمگیری ۱/ ۷۰)

## ایک رکعت میں کتنے سجدے فرض ہیں؟

ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں۔ السجود الثانی فرضٌ کالأول بإجماع

**الأمة.** (عالمگیری ۱/ ۷۰)

## قیام، رکوع اور سجدہ میں ترتیب لازم ہے

نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ میں ترتیب فرض ہے؛ لہٰذا اگر رکوع کر کے پھر قیام کرلیا یا رکوع سے قبل سجدہ کرلیا، تو ازسرِنو رکوع اور سجدہ کرنا پڑے گا ورنہ نماز درست نہ ہوگی۔ **وترتیب القیام علی الرکوع والرکوع علی السجود والقعود الأخیر علی ما قبله.** (درمختار) **أی تقدیمه علی الرکوع حتی لو رکع ثم قام لم یعتبر ذٰلک الرکوع فإن رکع ثانیاً صحت صلاته لوجود الترتیب المفروض الخ.**

(شامی زکریا ۲/ ۱۳۸، عالمگیری ۱/ ۷۰، شرح وقایة ۱/ ۱۴۱)

## قعدۂ اخیرہ میں فرض کی مقدار

قعدۂ اخیرہ میں کم از کم اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے جس میں پوری التحیات جلدی سے جلدی پڑھی جاسکتی ہو۔ **وقدر الفرض فی القعدة هو القعود مقدار أدنیٰ قراءة التشهد وهو أسرع ما یکون مع تصحیح الألفاظ.** (حلبی کبیر ۲۹۰، عالمگیری ۱/ ۷۰، البحر الرائق ۱/ ۲۹۴)

## سونے کی حالت میں ارکانِ نماز ادا کرنا

سونے کی حالت میں ارکانِ نماز کی ادائیگی معتبر نہیں ہے؛ لہٰذا اگر پوری طرح سوتے ہوئے قرأت کی، یا بالکل گہری نیند میں رکوع، سجدہ اور قعدۂ اخیرہ کیا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں، ازسرِنو ان ارکان کو جاگ کر ادا کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو بھی کرے۔ **فإن أتی بها أو بأحدها بأن قام أو قرأ أو رکع أو سجد أو قعد الأخیر نائماً لا یعتد بما أتی به بل یعیده ولو القراءة أو القعدة علی الأصح وإن لم یعده تفسد لصدوره لا عن اختیار فکان وجوده کعدمه به والناس عنه غافلون.** (درمختار زکریا مع الشامی ۲/ ۱۴۵-۱۴۶)

# رکوع یا سجدہ کی حالت میں سوجانا

اگر رکوع یا سجدہ میں جاتے وقت بیدار تھا پھر سوگیا اور بعد میں بیدار ہوکر سر اٹھایا نماز درست ہوگئی؛ اس لئے کہ اصل فرض کی ادائیگی اپنے اختیار سے رکوع سجدہ میں جانے اور اٹھنے سے ہوچکی ہے۔ **ولو ركع أو سجد فنام فيه أجزأه لحصول الرفع منه والوضع بالاختيار.** (درمختار شامی زکریا ۱٤٦/۲، عالمگیری ۷۰/۱)

# نماز کو بالقصد ختم کرنا

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز سے اپنے ارادہ سے نکلنا بھی فرض ہے؛ لہٰذا اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد بلاارادہ کوئی حدث لاحق ہوگیا، تو اس کی نماز تام نہیں ہوئی اس پر لازم ہے کہ دوبارہ وضو کرکے نماز پوری کرے۔ **إذا سبقه الحدث بعد ما قعد قدر التشهد في القعدة الأخيرة فإن صلاته تامةً فرضاً عندهما، وعند أبي حنيفةؒ لم تتم صلاته فرضاً فيتوضأ ويخرج منها بفعل مناف لها.** (البحر الرائق کراچی ۲۹۵/۱، حلبی کبیر ۲۹۱)